41620 ـ بزنس كمپنی میں شراكت كرنے كے حكم كا اختصار

سوال

مجھے بزنس كے معاملہ میں شریك ہونے كی پیشكش كی گئی ہے، لیكن اس میں كچھ غموض اور پوشیدگی سی ہونے كی بنا پر میرا دل كچھ تذبذب كا شكار ہے، میں یہ جاننا چاہتا ہوں كہ آیا میرے لیے اس معاملہ میں شراكت جائز ہے كہ نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مذكورہ بالا اور اس طرح كی دوسری كمپنیاں جو اس طرح كے طریقہ كار قائم كی گئی ہوں شراكت جائز نہیں، كیونكہ اس میں شراكت كرنے والوں كے ساتھ جوا و قمار بازی اور دھوكہ وفراڈ اور لوگوں كو ایسی چیز پر ابھارنا ہے جس كی انہیں ضرورت ہی نہیں، اور باطل طریقہ سے مال بٹورنا اور كھانا ہے، اور اس لیے بھی كہ جہالت اور دھوكہ وفراڈ پایا جاتا اور عدل وانصاف سے پہلو تہی برتی جاتی ہے.

اور اگر ہم یہ سوال كریں كہ بزنس كمپنی كے ساتھ معاملہ میں داخل ہونے والے اكثر لوگوں كا قصد اور ارادہ كیا ہوتا ہے؟

كیا معاملہ كی پہلی قسم میں پائے جانے والے پروگرام سے استفادہ ہے؟ یا كہ دوسری قسم میں ماركیٹنگ كے مسئلہ میں تیز اور بڑی اور چكا چوند دھوكہ دینے والی كمائی حاصل كرنا ہے؟ !

بلاشبہ اس كا جواب یہی ہے كہ: اكثر لوگوں كا مقصد ماركیٹنگ كی شق میں داخل ہونا ہے، اور اس طرح ماركیٹنگ كے پرمٹ حاصل كرنے كے لیے جو سو ڈالر ادا كیے جاتے ہیں وہ جوا اور قمار بازی ہے، وہ سو ڈالر ادا كرتا ہے اور پھر اسے علم ہی نہیں اس سو كے مقابلے میں اسے كتنے ملیں گے، كیا وہ قلیل ہیں یا زیادہ، اور كیا وہ جلد ملیں گے یا دیر میں.

پھر اس طریقہ پر معاہدے كی پیشكش كرنا اس میں داخل ہونے والے غافل قسم كے لوگوں كو دھوكہ دینا ہے اور سبز باغ دكھانا اور یہ امید دلانی ہے كہ اس كا بیلنس طرفین كے مابین اور طویل ہو گا.

مجھے ایك شخص نے شكایت كی كہ وہ (40000) چالیس ہزار ریال ادا كرنے كی غلطی كر كے مشكل میں پھنس چكا ہے تا كہ وہ مختلف نمبروں كے ذریعہ اپنے نام كے بہت سے معاہدے حاصل كر سكے، پھر اسے كچھ بھی واپس

نہیں ملا جس سے وہ مال پورا کر سکے جو اس نے قرض حاصل کر کے بزنس کمپنی کو دیا تھا.

اور ہم بہت سارے نوجوانوں سے اس کمپنی میں شریك ہو کر بہت جلد مالدار بننے کی پکار اور شور سنتے ہیں، وہ ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے کیا وہ صحیح ہے...

اور پھر اگر انہوں نے بڑا مال کما بھی لیا تو یہ مال ان دوسرے غافل قسم کے لوگوں کے مال پر ہے جنہیں وہ بطور کسٹمر لا کر اس لڑی میں اپنی جانب سے پرو دیتے ہیں، اور جنہیں وہ لاتے ہیں آخر میں انہیں نہیں پاتے تا کہ وہ اس لڑی اور لائن کو لمبا کر سکیں، تو پھر ایك مومن شخص اس پر کیسے راضی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے حساب پر خود مالدار بنتا پھرے.

اور اس معاملے کو حل کرنے کے لیے کمپنی نے ایك حیلہ اختیار کر رکھا ہے جس سے وہ ان مسکین لوگوں میں سے کئی ایك کو اس کام میں دوبارہ لاتی ہے، تا کہ اس کی کمائی زیادہ ہو اور ان لوگوں کے مال پر وہ اسے ڈبل کرسکیں وہ اس طرح کہ ایك برس کے بعد وہ نئی رقم کے ساتھ پہلے معاہدہ پر ہی دوبارہ شراکت کرتے ہیں, اور اسی طرح ہی .

اور یہ لوگ اس دھوکہ کو ایك ایسی مٹھاس کے غلاف میں چھپاتے ہیں جسے نیا پروگرام اور سابقہ پروگرام کا نیا ایڈیشن رکھتے ہیں، حالانکہ یہ تجدید کئی ایك معین پروگراموں یا تجادیدت کے ساتھ غیر مضبوط ہوتی ہے.

اس کی مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (40263) کا علمی اور تفصیلی جواب ضرور پڑھیں.

واللہ اعلم .